سوال

ایک شخص نشہ کرتا اور بیوی کو زدکوب کرتا رہا اور زبانی طور پر اسے کئی بار طلاق دیتا ہے، جیسا کہ وہ کہے: تجھے تین طلاقیں "اور وہ اس وقت ہوش میں نہ ہو اور بعد میں وہ بیوی سے صلح کرلے   لیکن اب وہ شخص اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرچکا ہے اور نماز کی پابندی کرتا اور اپنے کیے پر نادم ہے، شریعت کا اس سلسلہ میں کیا حکم ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

نشئی کی طلاق میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے جب کوئی شخص نشہ آور اشیاء مثلا شراب نوشی وغیرہ کرتا ہو تو کیا اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول:

اس کی طلاق واقع ہوجائیگی، امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کا بھی ایک قول یہی ہے

ان کا کہنا ہے کہ: اس لیے کہ اس کی عقل معصیت و نافرمانی کی بنا پر عقل زائل ہوئی ہے، اس لیے بطور سزا اور عقاب اس کی طلاق واقع ہوگی کیونکہ اس نے معصیت کا ارتکاب کیا ہے

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (289/7) انہوں نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے

دوسرا قول:

اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، ظاہریوں کا مسلک یہی ہے اور امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کا دوسرا قول ہے، اور امام احمد کا مستقل قول یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی انہوں نے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ، حتی کہ جو کہہ رہے ہو اسے تم جاننے لگو النساء (43).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے نشئی کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے

2 صحیح حدیث میں وارد ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا شراب نوشی کی ہے؟"

تو ایک شخص نے اٹھ کر اس آدمی کا منہ سونگھا تو اسے شراب کی بو نہ آئی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1695).

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اگر اس نے شراب نوشی کی ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اقرار کو قبول نہ کرتے، اس لیے اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی

3 اس لیے کہ عثمان بن عفان اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم کا قول بھی یہی ہے اور صحابہ کرام میں اس قول کا کوئی مخالف نہیں

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے : مجنون اور پاگل اور نشئی کی طلاق نہیں، اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے : نشئی اور جبر کردہ شخص کی طلاق جائز نہیں

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں : عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ثابت ہے اور ہمارے علم میں کوئی بھی صحابی اس میں ان کا مخالف نہیں

4 اس لیے کہ وہ مفقود الارادہ ہے لہذا وہ مکرہ یعنی جبر کیے گئے شخص کے مشابہ ہوا

5 اور اس لیے بھی کہ اس کی عقل زائل ہے، لہذا وہ مجنون اور سوئے ہوئے شخص کے مشابہ ہوا

6 اس لیے کہ مکلف ہونے کے لیے عقل شرط ہے اور جو سمجھ ہی نہ رکھے وہ مکلف نہیں ہوتا

دیکھیں : مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (252/32) الموسوعۃ الفقھیۃ (18/29) الانصاف (433/8).

دوسرے قول کو بہت سارے اہل علم نے راجح قرار دیا ہے مثلا شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمھم اللہ اور معاصرین علماء میں سے شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمھم اللہ نے یہی فتوی دیا ہے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

کیا نشئی کی طلاق واقع ہو جائیگی ؟

اور اگر واقع ہوگی تو کیا اس کے ظالمانہ تصرفات مثلا زنا قتل اور چوری وغیرہ پر اس کا محاسبہ اور مؤاخذہ ہوگا، اگر ایسا ہی ہے تو پھر دونوں حالتوں میں کیا فرق ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" نشئی کی طلاق واقع ہونے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور علماء کرام کے ہاں اس کی طلاق واقع ہو جائیگی اور اس کے افعال پر اس کا مؤاخذہ بھی ہوگا، اور اس کی معصیت و نافرمانی طلاق ساقط کرنے میں عذر ثابت نہیں ہوگی

اسی طرح اس کے غلط افعال یعنی قتل یا چوری یا زنا وغیرہ پر اس کا مؤاخذہ کرنے میں عذر ثابت نہیں ہوگا

لیکن بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نشئی کی طلاق واقع نہیں ہوگی، خلیفہ راشد عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہی منقول ہے کیونکہ اس کی عقل نہیں اس لیے اس کے ان افعال پر جو دوسروں کو ضرر دیں مؤاخذہ نہیں ہوگا

اور پھر طلاق تو اسے بھی اور اس کے علاوہ دوسرے کو بھی ضرر دیتی ہے اس لیے اس پر اس کا مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا، کیونکہ نشئی کی سزا تو کوڑے ہیں نہ کہ اس کی سزا میں طلاق واقع کرنا

ہے

اوراسی طرح اس کا غلام آزاد کرنا اورباقی سارے تصرفات مثلا بیع وشراء اورہبہ وغیرہ سب باطل ہیں

رہا اس کے اعمال پر اس کا مؤاخذہ تو ان پر اس کا مؤاخذہ کیا جائیگا، اور نشہ اس کے لیے عذر نہیں نہ تو زنا میں اور نہ ہی چوری اور قتل میں، اور نہ کسی دوسرے عمل میں، کیونکہ افعال پر عاقل اور غیر عاقل انسان دونوں کا مؤاخذہ کیا جائیگا

اوراس لیے بھی کہ ہوسکتا ہے وہ نشہ کو اللہ کی حرام کردہ اشیاء اور برائی میں وسیلہ بنالے، اوراسے دلیل بنا کر برے کام کرنے لگے، اس طرح ان معاصی کے احکام ضائع ہوجائیں، لہذا اہل علم اس پر متفق ہیں کہ اس کے افعال پر اس کا مؤاخذہ کیا جائیگا

رہا قول تو صحیح یہی ہے کہ نشئی کے قول کو نہیں لیا جائیگا، جب یہ علم ہوجائے کہ اس نے نشہ کی حالت اور مدہوش ہونے کی حالت میں طلاق دی ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی، اوراسی طرح اگر نشہ کی حالت میں اس نے غلام آزاد کردیا تو آزاد نہیں ہوگا، یا پھر نشہ کی حالت میں مالی تصرف کیا تو اس کو بھی نہیں لیا جائیگا، اوراسی طرح نشہ کی حالت میں کئی گئی بیع وشراء اوروہ سب تصرفات جن کا تعلق عقل سے ہے وہ واقع اور ثابت نہیں ہونگے

کیونکہ یہ اس کے قولی تصرفات میں شامل ہوتے ہیں جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں، اوراعتماد بھی اسی پر ہے اور ہم اسی کا فتوی دیتے ہیں وہ یہ کہ جب ثابت ہوجائے کہ وہ طلاق کے وقت نشہ کی حالت میں تھا تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، اس لیے کہ عقل پر پردہ تھا

لیکن اگر وہ گنہگار نہ ہو مثلا کسی نے نشہ آور مشروب پلا دیا اوراسے علم ہی نہ تھا کہ اس میں نشہ ہے، یا پھر اس پر جبر کیا گیا اور جبرا اسے نشہ والا مشروب پلا دیا گیا تو وہ گنہگار نہیں، اس حالت میں سب کے ہاں طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ اس کا نشہ قصدا نہ تھا، لہذا اس پر عمل نہیں ہوگا بلکہ وہ مظلوم یا پھر دھوکہ دیا گیا ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (29).

مزید آپ الشرح الممتع (433/10) طبع الکتبۃ التوفیقیۃ کو بھی دیکھیں

اس بنا پر مذکورہ بیوی کو طلاق نہیں ہوگی، ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے خاوند کو توبہ کی توفیق سے نوازا، اور اسے استقامت کی راہ دکھائی، اللہ تعالی سے اپنے اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرتے ہیں

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

98775